السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وقت حاضر میں استعمال اور غیر استعمال کے لیے تیار شدہ زیورات کی متعدد قسمیں پائی جاتی ہیں جیسے الماس اور پلاٹینم وغیرہ تو کیا ان میں زکاۃ ہے ؟ اور اگر یہ زیورات زینت وآرائش کے لیے یا استعمال کے لیے برتن کی شکل میں ہوں توان کا کیا حکم ہے ؟ مستفید فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اجر وثواب سے نوازے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ زیورات اگر سونے اور چاندی کے ہوں اور مقدار نصاب کو پہنچ جائیں اور ان پر سال کی مدت گزر جائے تو علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق ان میں زکاۃ ہے خواہ وہ پہننے کے لیے ہوں یا عاریۃ دینے کے لیے تیار کرائے گئے ہوں جیسا کہ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہیں لیکن اگر یہ زیورات سونے اور چاندی کے نہ ہوں بلکہ الماس اور عقیق (مونگے) وغیرہ سے بنے ہوں توان میں زکاۃ نہیں الا یہ کہ ان سے تجارت مقصود ہو تو اس صورت میں یہ تجارتی سامان کے حکم میں ہوں گے اور دیگر سامان تجارت کی طرح ان میں بھی زکاۃ واجب ہوگی۔

رہا سونے اور چاندی کے برتن بنوانے کا مسئلہ تو زینت وآرائش کے لیے بھی سونے اور چاندی کے برتن بنوانا جائز نہیں کیونکہ یہ کھانے پینے کے لیے انہیں استعمال کرنے کا ذریعہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے :

(سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ان کی تھالیوں میں کھاؤ کیونکہ یہ کفار کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ۔ '' (متفق علیہ ''

اگر کسی نے سونے اور چاندی کے برتن بنوا بھی لیے تو اس کو ان کی زکاۃ دینی ہوگی ساتھ ہی اللہ عزوجل سے توبہ کرنی ہوگی اور ان برتنوں کو زیورات یا اسی جیسی چیزوں سے بدلنا ہوگا جو برتن کے مشابہ نہ ہوں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 173

محدث فتویٰ